افضلیتِ ختم المُرسلین سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ڈاکٹر محمد طاہر مصطفیٰ

اللہ رب العزت نے مختلف زمانوں میں مختلف اقوام پر مبعوث ہونے والے انبیاء کو مختلف جزوی خصائص و صفات سے نوازا تھا۔ یقیناً تمام حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کمالات نبوت اور فضائل اخلاق سے یکساں سرفراز تھے مگر زمانہ اور ماحول کی ضروریات اور مصالح کی بنیاد پر اُن تمام کمالات کا عملی ظہور تمام انبیاء کرام پر یکساں نہیں ہوا بلکہ بعض کے بعض کمالات اور دوسروں کے دوسرے کمالات زیادہ نمایاں ہوئے یعنی جس زمانے کے لحاظ سے جس کمال کے اظہار کی ضرورت ہوئی وہ پوری شدت سے ظاہر ہوا اور جس کمال کی اس وقت ضرورت پیش نہیں آئی بصورت مصلحت اس صفت کمال کا ظہور نہیں ہوا۔ یہی وہ مصلحت اور حکمت ہے جس کی بنا پر قرآن نے اعلان کیا ہے:

تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ (سورۃ بقرۃ آیت ،۲۵۳) یہ رسولوں میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی

انبیاء اور رسولوں کی تاریخ گواہی دیتی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام خلافت اور عظمت انسانیت کی بنیاد ہیں۔'' حضرت نوح علیہ السلام کی زندگی کفر کے خلاف غیض وغضب اور ولولہ کی علامت ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حیات مبارکہ اپنے زمانے میں بت شکنیوں اور اللہ کی رضا کی خاطر قربانیوں کی داستان ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کفار سے جنگ و جہاد، شاہانہ نظم ونسق اور اجتماعی دستور و قانون کی مثال پیش کرتی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی خاکساری، تواضع اور بن باپ تخلیق پر اللہ کی قدرت کی نشانیاں پیش کرتی ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی زندگی شاہانہ اولوالعزمیوں کی جلوہ گاہ ہے۔ حضرت ایوب علیہ السلام کی زندگی صبر وشکر کا نمونہ ہے۔ حضرت یونس علیہ السلام کی طرز حیات ندامت وانابت کی مثال ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی قید وبند میں جوش تبلیغ کا سبق ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی سیرت گریہ وبکا، حمد وستائش اور دعا وزاری کا صحیفہ ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کی زندگی امید، خدا پر توکل اور اعتماد کی مثال ہے۔ لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ آدم، نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، سلیمان، داؤد، ایوب، یونس، یوسف اور یعقوب علیہم السلام کی زندگیوں اور سیرتوں کا مجموعہ ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام قانون لے کر

آئے، حضرت داؤد علیہ السلام دعا اور مناجات لے کر آئے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام زہد و اخلاق لے کر آئے مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قانون بھی لائے، دعا و مناجات بھی اور زہد و اخلاق بھی۔ ان سب کا مجموعہ الفاظ و معنیٰ میں قرآن اور عمل و سیرت میں محمد ہے۔'' (خورشید احمد، پروفیسر اسلامی نظریۂ حیات، شعبہ تصنیف و تالیف کراچی یونیورسٹی کراچی، پاکستان ۱۹۸۱ء ص ۲۷۱۔ ادارت الفاظ کے ساتھ)

تماثیل افضلیت

قرآن کریم میں آدم علیہ السلام کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا. اور (اللہ نے) آدم کو تمام اسماء کا علم دیا (سورۃ بقرۃ آیت ۳۱)

جب کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بحیثیت معلم کتاب وحکمت ارشاد ہوا:

وَ یُعَلِّمُکُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَ یُعَلِّمُکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ. اور (یہ رسول) تم کو کتاب وحکمت سکھاتا ہے اور ایسے علوم سکھاتا ہے جو تم نہ جانتے تھے (یہاں لفظ کتاب کے تحت تمام شرائع اور لفظ حکمت کے تحت تمام علوم فاضلہ اور نافعہ آگئے اور مالم تکونو تعلمون کے تحت تمام علوم ملکوت کے تمام اسرار آگئے) (سورۃ بقرۃ آیت ۱۵۱)

آدم علیہ السلام کے بارے میں مزید ارشاد ہے:

اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْا. ہم نے ملائکہ سے کہا آدم کو سجدہ کرو پس انھوں نے سجدہ کر دیا۔ (سورۃ بقرۃ آیت ۳۴)

جب کہ خاتم النبیین سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بحیثیت مُصلّٰی ارشاد ہوا:

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ. بے شک اللہ اور فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ (سورۃ احزاب آیت ۵۶)

ادریس علیہ السلام کے بارے میں قرآن شہادت دیتا ہے:

اِنَّہٗ کَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا. وہ نہایت سچے نبی تھے۔ (سورۃ مریم آیت ۵۶)

جب کہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بحیثیت ''صدّوق'' فرمایا گیا

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ. وہ جو صدق لے کر آیا۔ (سورۃ زمر آیت ۳۳)

نوح علیہ السلام کے بارے میں فرمایا گیا:

اِنَّا اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖ. ہم نے نوح علیہ السلام کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ (سورۃ نوح آیت ۱)

جب کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ارشاد ہوا ہم نے آپ کو کسی ایک قوم کی طرف نہیں بلکہ کل انسانیت کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔

قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا. کہہ دیجیے اے لوگو! میں تم سب کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ (سورۃ اعراف آیت،۱۵۸)

ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں فرمایا گیا:

اِنَّ اِبْرٰھِیْمَ لَاَوَّاہٌ حَلِیْم. بے شک ابراہیم علیہ السلام بہت نرم دل اور بردبار تھے۔ (سورۃ توبہ آیت،۱۱۴)

جب کہ ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو ''صاحب خلقِ عظیم'' کے درجے پر فائز کرتے ہوئے ارشاد ہے:

اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم. بے شک آپ اعلیٰ ترین اخلاق پر فائز ہیں۔ (سورۃ قلم آیت،۴)

موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے عطیہ نبوت کی خوش خبری پا کر عرض کیا:

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ. اے رب میرا سینہ کشادہ کردے۔ (سورۃ طٰہٰ آیت،۲۵)

جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ''مشروح الصدر'' بنا کر فرمایا گیا:

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ. کیا ہم نے آپ کا سینہ کھول نہیں دیا۔ (سورۃ انشراح آیت،۱)

موسیٰ علیہ السلام بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے ہیں:

وَ عَجِلْتُ اِلَیْکَ رَبِّ لِتَرْضٰی. تیری جانب آنے میں اے رب میں نے اس لیے جلدی کی کہ تو راضی ہو جائے۔ (سورہ طٰہٰ آیت،۸۴)

جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خود اپنی رضا قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَ لَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی. تیرا رب تجھے اتنا کچھ عطا فرمائے گا کہ تو راضی ہو جائے۔ (سورۃ ضحیٰ آیت،۵)

داؤد علیہ السلام کی شان میں فرمایا گیا:

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلاً. اور ہم نے اپنی طرف سے داؤد کو فضل عطا فرمایا۔ (سورۃ سبا آیت،۱۵)

جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ''فضل اللہ عظیم'' کے طور پر فرمایا گیا:

وَ کَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْما. اور آپ پر اللہ کا فضل عظیم ہے۔ (سورۃ نساء آیت،۱۱۳)

سلیمان علیہ السلام نے سفیرانِ سبا سے جو گفتگو فرمائی قرآن کریم نے اس کو اپنی زبان میں یوں فرمایا:

اَتُـمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ فَمَآ اٰتٰنِیَ اللّٰہُ خَیْرٌ مِّمَّآ اٰتٰکُمْ. کیاتم مال سے میری مدد کرتے ہو مجھے تو جو کچھ اللہ نے دیا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو تم کو دیا ہے۔(سورۃ نمل آیت،۳۶)

جب کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بحثیت ''غنی'' شان بیان کرتے ہوئے قرآن کریم گواہی دیتا ہے:

وَ وَجَـدَکَ عَـآئِلاً فَـاَغْنٰی. اور(اللہ نے) دیکھا آپ بڑے کنبے والے ہیں پس(اللہ نے) آپ کوغنی کر دیا۔(سورۃ ضحیٰ آیت،۸)

یونس علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

فَالْتَقَمَہُ الْحُوْتُ. مچھلی نے ان کولقمہ بنایا۔(سورۃ صافات آیت،۱۴۲)

یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں تین دن تک رہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی غار کے شکم میں تین تک رہے اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ''ثانی اثنین اذ ہما فی الغار'' کے نام سے اس طرح یاد کیا:

اِذْ اَخْـرَجَہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ. جب کافروں نے نبی کو نکال دیا تھا اس وقت نبی دو میں سے دوسرا تھا اور وہ دونوں اس وقت غار کے اندر تھے۔(سورۃ توبہ آیت،۴۰)

زکریا علیہ السلام کے بارے میں فرمایا گیا:

ذِکْـرُ رَحْـمَۃِ رَبِّکَ عَبْدَہٗ زَکَرِیَّا. یہ تیرے پروردگار کی رحمت کا ذکر ہے جو اس نے اپنے بندے زکریا پر فرمائی۔(سورۃ مریم آیت،۲)

جب کہ نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ''رحمۃ للعلمین'' کا خطاب دے کر اعلان کیا گیا:

وَ مَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ. اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔(سورۃ انبیاء آیت،۱۰۷)

یحییٰ علیہ السلام کی بابت اللہ رب العزت نے فرمایا:

مُصَدِّقاً م بِـکَلِمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ. ایک کلمہ جو اللہ کی جانب سے ہوگا اس کی تصدیق کرنے والا۔(سورۃ آل عمران آیت،۳۹)

جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ رب العزت نے بحثیت ''مصدق'' ارشاد فرمایا:

مُصَدِّقاً لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ. یعنی اپنے سے پہلے والوں کی تصدیق کرنے والے۔(سورۃ مائدہ آیت،۴۶)

عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

وَ اَیَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ. ہم نے روح القدس سے اس کی مدد کی۔ (سورۃ بقرہ آیت،۸۷)

جب کہ فدائی اُمّی وابی سیدنا محمد رسول اللہ کے حق میں بطور ''منصور من اللہ'' فرمایا گیا:

هُوَ الَّذِیْٓ اَیَّدَکَ بِنَصْرِهٖ. وہی ہے جس نے تجھے زور عطا کیا اپنی مدد کے ساتھ۔ (سورۃ انفال آیت،۶۲)

الحمدللہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جلیل القدر اسوہ کے لحاظ سے نہ صرف انفرادی طور پر ہر نبی سے افضل ہیں بلکہ کل جماعت انبیاء کرام سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بالا اور اسوۂ حسنہ افضل ہے۔ مثلاً

باقی پیغمبر نبی ہیں آپ ''خاتم النبیین'' ہیں۔

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَ لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ. محمد تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیّین ہیں۔ (سورۃ احزاب آیت،۴۰)

دوسرے انبیاء کی نبوتیں مرجع اقوام وملل ہیں مگر آپ صلی اللہ علیہ وسل کی نبوت ''مرجع انبیاء ورسل'' ہیں۔

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّ حِکْمَةٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ. اور جب اللہ نے نبیوں سے عہد لیا کہ جو کچھ میں نے تم کو کتاب اور علم دیا ہے پھر تمھارے پاس رسول آئے کہ تمھارے پاس والی کتاب کی تصدیق کرتا ہو تو تم اس رسول پر ایمان لاؤ گے اور اس کی مدد کرو گے۔ (سورۃ آل عمران آیت،۸۱)

اگر دوسرے انبیاء محض انبیاء ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم امام الانبیاء ہیں۔

ثم دخلت بیت المقدس فجمع لی الانبیاء فقد منی جبریل حتی أممتهم. (شب معراج کی تفصیل بتاتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) پھر میں بیت المقدس میں داخل ہوا وہاں میرے لیے تمام انبیاء کو جمع کیا گیا تو مجھے جبرائیل نے آگے بڑھایا یہاں تک کہ میں نے تمام انبیاء کی امامت کی۔ (ابنِ کثیر، ابوالفدا اءاسماعیل بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصروی، تفسیر القرآن العظیم، دارالاحیاء الکتب، مصر، قاہرہ، جلد۳، ص۶)

دوسرے انبیاء اپنے ظہور کے وقت نبی قرار پائے مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وجود کے وقت سے ہی نبی تھے جو تخلیقِ آدم کی تکمیل سے بھی قبل کا زمانہ ہے۔

کنت نبیا والأدم بین الروح والجسد. میں نبی تھا اور آدم ابھی روح اور بدن کے درمیان تھے۔ (مسلم، ابوالحسین ابن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشاپوری، الصحیح، کتاب الایمان، باب انا اوّل الناس یفشع فی الجنۃ)

دوسرے انبیاء اور ساری کائنات مخلوق ہیں مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ''سبب تخلیق کائنات'' ہیں۔

فلولا محمد ما خلقت ادم ولا الجنة ولا النار. اگر محمد نہ ہوتے (یعنی اگر میں (خدا) ان کو پیدا نہ کرتا) تو نہ آدم کو پیدا کرتا نہ جنت ونار کو۔ (محوّلہ بالا)

عہد الست میں انبیاء مع تمام اولاد کے ساتھ بلیٰ کہنے کی سب کو راہ دکھائی۔

کان محمد اول من قال بلیٰ ولذالک صار یتقدم الانبیاء وھو اٰخر من بعث. محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے (عہد الست کے وقت) بلیٰ فرمایا اس لیے آپ تمام انبیاء پر مقدم ہوگئے حالانکہ آپ سب سے آخر میں بھیجے گئے۔ (ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ ضحاک سلمی، الجامع الصحیح، کتاب المناقب عن رسول اللہ، باب فضل النبی)

روز قیامت تمام انبیاء قبروں سے مبعوث ہوں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ''اوّل المبعوثین'' ہوں گے۔

انا اوّل من تنشق عنه الارض. میں سب سے پہلا ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی یعنی قبر سے سب سے پہلے میں اٹھوں گا۔ (محوّلہ بالا)

دیگر انبیاء ابھی عرصات قیامت ہی میں ہوں گے مگر ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے پہلے پکارا جائے گا کہ ''صاحبِ مقام محمود'' بن کر اللہ رب العزت کی خاص حمد وثنا کریں۔

ان الناس بسیرون یوم القیامة جثا، کل امة تتبع نبیها، یقولون: یا فلاں. اشفع یا فلاں، اشفع حتی تنتهی الشفاعة الی النبی صلی الله علیه وسلم فذالک یوم یبعثه المقام المحمود. بے شک قیامت کے دن لوگ چلیں گے۔ ہر امت کو اپنے نبی کی تلاش ہوگی وہ کہہ رہے ہوں گے اے فلاں، ہماری شفاعت کر دیں، اے فلاں، ہماری شفاعت کر دیں یہاں تک کہ شفاعت کی تلاش کے لیے انتہا نبی آخر الزماں پہ ہوگی۔ پس یہ وہ دن ہوگا جس دن اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام محمود پہ فائز کر دے گا۔ (بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ، الصحیح، کتاب التفسیر، باب قولہ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا)

دیگر انبیاء کو روز قیامت ہنوز سجدہ کی جرأت نہ ہوگی مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ''اوّل الساجدین'' ہوں گے جنھیں سجدہ کی اجازت دی جائے گی۔

انا اوّل من یّوذن له بالسجود یوم القیامة. میں قیامت کے دن سب سے پہلا ہوں گا جسے سجدہ کی اجازت دی جائے گی۔

(احمد بن حنبل، ابوعبداللہ بن محمد، المسند، المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، ۱۳۹۸ھ، (المسند بنی ہاشم) رقم ۲۴۱۵)

دیگر انبیاء اجازت عامہ کے بعد ہنوز سجدہ ہی میں ہوں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بحیثیت ''اوّل رافع رأسہ من السجدۃ''

کی حیثیت سے سب سے پہلے سر اٹھانے کی اجازت دی جائے گی۔

انا اوّل من یرفع رأسه فانظر الی بین یدی. میں سب سے پہلے سجدہ سے سر اٹھاؤں گا اور اپنے سامنے نظر کروں گا۔(محوّلہ بالا)

دوسرے انبیاء قیامت کے روز شافع اور مشفع ہوں گے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ''اوّل الشافع'' اور ''اوّل المشفع'' ہوں گے۔

انا اوّل شافع و اوّل مشفع. میں سب سے پہلا شافع اور مشفع ہوں گا۔(ابی داؤد، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شدّاد ازدی سجستانی، السنن، کتاب السنۃ، باب فی التخییر بین الانبیاء)

دیگر انبیاء کو شفاعت صغریٰ یعنی ان کی اپنی اپنی قوموں کو شفاعت دی جائے گی مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ''صاحب شفاعت کبریٰ'' بنایا جائے گا۔

اذهبوا الی محمد فیاتون فیقولون یا محمد انت رسول الله و خاتم النبیین غفر لک الله ما تقدم من ذنبک ما تاخر فاشفع لنا الیٰ ربّک. (طلب شفاعت پر سارے انبیاء جواب دیں گے کہ ہم اس ضمن میں معذور ہیں۔ لوگ آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک پہنچیں گے اور طالب شفاعت ہوں گے تو فرمائیں گے) جاؤ محمد کے پاس تو آدم کی ساری اولاد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہوگی اور عرض کرے گی اے محمد! آپ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اگلی اور پچھلی لغزشیں پہلے ہی معاف کر دی گئی ہیں اس لیے آپ پروردگار سے ہماری شفاعت کروا دیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس درخواست کو قبول فرمائیں گے اور شفاعت کبریٰ کریں گے۔(احمد بن حنبل، المسند (المسند بنی ہاشم) رقم ۲۴۱۵)

جب اور انبیاء ہنوز دروازہ جنت پر کھڑے منتظر ہوں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت ''اوّل قارع الباب الجنۃ'' سب سے پہلے دروازہ جنت کھٹکھٹائیں گے۔

انا اوّل من یقرع باب الجنة. میں سب سے پہلے دروازہ جنت کھٹکھٹاؤں گا۔(محوّلہ بالا)

جب اور انبیاء باب جنت کھلنے پر ابھی داخلہ کے آرزومند ہی ہوں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت ''اوّل داخل الجنۃ'' سب سے پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

و انا اوّل من یدخل الجنة یوم القیامة و لا فخر. روز قیامت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا مگر اس پر فخر نہیں۔(مسلم الصحیح، کتاب الایمان، باب انا اوّل الناس یشفع فی الجنۃ)

دوسرے انبیاء کو علومِ خاصہ عطا ہوئے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ''عالم اوّلین و آخرین'' ہیں۔

اوتیت علم الاوّلین و آخرین. مجھے علمِ اوّلین وآخرین عطا کیا گیا ہے۔(سیوطی، جلال الدین ابوالفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد عثمان، الخصائص الکبریٰ، مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد پاکستان، جلد۲، ص۷۸)

اور انبیاء کو دین عطا کیا گیا مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ’’اکمال دین‘‘ عطا کیا گیا۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْناً. آج کے دن میں نے تمھارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمتیں تمام کر دیں اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین منتخب کرنے پر راضی ہوا۔(القرآن، المائدہ۳)

دوسرے انبیاء حامل دین تھے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ’’صاحبِ دینِ غالب‘‘ تھے:

ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ. وہی اللہ کی ذات ہے جس نے اپنا رسول بھیجا ہدایت اور دین دے کر تا کہ وہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے۔(القرآن، الصّف۹)

باقی انبیاء کے ادیان میں حکم کی صرف ایک ایک جانب کی رعایت تھی مگر شریعت محمدی میں جلال و جمال، ابتدا اور انتہا دونوں توازن کے ساتھ داخل ہیں جس کا نام اعتدال ہے جس میں حکم کی دونوں جانبوں سے درمیانی جہت کی رعایت ہے جسے ’’توسط‘‘ کہتے ہیں۔

جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطاً. ہم نے آپ کو امت وسط بنایا۔(سورۃ بقرۃ آیت۱۴۳)

شریعت عیسوی میں صرف باطنی صفائی پر زور دیا گیا ہے خواہ ظاہر میلا ہی کیوں نہ ہو۔ دوسری ملتوں میں ظواہر کی صفائی پر زور دیا گیا ہے خواہ باطن میں کفر و شرک کی علتیں بھی موجود ہوں مگر سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ’’طاہرِ ظاہر و باطن‘‘ قرار دیتے ہوئے ہر دو قسم کی پاکیزگی اور طہارت کا دین عطا کیا۔

وَثِیَابَکَ فَطَھِّرْ. اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھیں۔(سورۃ مدثر آیت۴)

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ. بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ متقی اور پرہیزگار ہے۔(یعنی باطن کو اللہ کے خوف سے پاکیزہ رکھنے والا)(سورۃ حجرات آیت۱۳)

دیگر انبیاء اپنی اپنی قوم اور قبیلے کی طرف مبعوث کیے گئے مگر ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو بحیثیت ’’داعی‘‘ دعوت عامہ کی تعلیم دی گئی:

یٰاَ یُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدً وَّ مُبَشِّراً وَّ نَذِیْراً وَّ دَاعِیاً اِلَی اللّٰہِ بِاِ ذْنِہٖ وَ سِرَاجاً مُّنِیْراً. اے نبی یقیناً ہم نے ہی آپ کو رسول بنا کر گواہی دینے والا، خوش خبری سنانے والا اور آگاہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے اور اللہ کے

حکم سے اسی کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ۔ (سورۃ احزاب آیت ۴۶-۴۵)

اُدۡعُ اِلیٰ سَبِیۡلِ رَبِّکَ. (لوگوں کو) اپنے رب کی راہ کی طرف دعوت دیجیے۔ (سورۃ نحل آیت، ۱۲۵)

دیگر انبیاء اپنے اپنے حلقوں کو ڈرانے والے تھے مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ''نذیر للعٰلمین'' تمام جہانوں کو ڈرانے والے بنا کر بھیجے گئے۔

لِیَکُوۡنَ لِلۡعٰلَمِیۡنَ نَذِیۡراً. تا کہ آپ سارے جہانوں کے لیے نذیر ہوں۔ (سورۃ فرقان آیت، ۱)

دیگر انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قوموں کے لیے ہادی تھی مگر ختم المرسلین سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ''ہادی للناس'' بن کر آئے۔

وَ مَـا اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا کَآ فَةً لِّلنَّاس. اور ہم نے آپ کو تمام بنی نوع انسان کے لیے ہدایت کے واسطے بھیجا۔ (سورۃ سبا آیت، ۲۸)

دیگر انبیاء کو ذکر دیا گیا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ''رفعت ذکر'' عطا کیا گیا:

وَ رَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ. اور ہم نے آپ کے ذکر کو بلند کر دیا۔ (سورۃ الم نشرح آیت، ۴)

دیگر انبیاء کا حق تعالیٰ نے محض ذکر کیا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر قرآن حکیم اکثر اپنے نام کے ساتھ ملا کر کیا۔

اَطِیۡعُو اللّٰهَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ. (القرآن، النور ۵۴)

اَطِیۡعُو اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُؤۡمِنِیۡنَ. (القرآن، الانفال، ۱)

وَ یُطِیۡعُوۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ. (القرآن، التوبہ، ۷۱)

اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا بِاللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ. (القرآن، النور، ۶۲)

بَرَآءَ ةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ. (القرآن، التوبہ، ۱)

اَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ. (القرآن، التوبہ، ۳)

اِسۡتَجِیۡبُوا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوۡلِ. (القرآن، الانفال، ۲۴)

وَ مَنۡ یَّعۡصِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ. (القرآن، الجن، ۲۳)

وَ مَنۡ یُّشَاقِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ. (القرآن، الانفال، ۱۳)

اِذَا قَضَی اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ. (القرآن، الاحزاب، ۳۶)

شَآقُو اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ. (القرآن، الحشر، ۴)

مَنۡ یُحَادِدِ اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ. (القرآن، التوبہ، ۶۳)

وَ لَمْ یَتَّخِذُوا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَ لَا رَسُوْلِہٖ. (القرآن،التوبہ،۱۶)

یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ. (القرآن،المائدہ،۳۳)

مَا حَرَّمَ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ. (القرآن،التوبہ،۲۹)

قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ (القرآن،الانفال،۱)

فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ وَلِلرَّسُوْلِ. (القرآن،الانفال،۴۱)

فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ. (القرآن،النساء،۵۹)

مَا اٰتٰھُمُ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ. (القرآن،التوبہ،۵۹)

سَیُؤْتِیْنَا اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَ رَسُوْلُہٗ. (القرآن،التوبہ،۵۹)

اَغْنٰھُمُ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ. (القرآن،التوبہ،۷۴)

کَذَبُوا اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ. (القرآن،التوبہ،۹۰)

اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِ. (القرآن،الاحزاب،۳۷)

اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ. (القرآن،النور،۶۲)

لَا تُقَدِّمُوا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ. (القرآن،الحجرات،۱)

دیگر انبیاء کوعملی معجزات (عصاءِ موسیٰ، ید بیضا، احیاءِ عیسیٰ، نارِ خلیل، ناقۂ صالح، ظلّہ شعیب، قمیص یوسف) دیے گئے جو آنکھوں کو حیران اور مطمئن کر دینے والے تھے مگر ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو ''جامع المعجزات'' ہونے کی حیثیت سے بے شمار معجزات کے ساتھ ایک ''قرآن'' کا معجزہ ایسا عطا کیا گیا جو خود بے شمار معجزات پر مشتمل ہے اور تا قیامت باقی رہنے والا ہے۔

اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ قُرْءٰناً عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْن. ہم نے قرآن کو نازل کیا تاکہ عقل سے سمجھو۔ (سورۃ یوسف آیت،۲۰)

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْن. بے شک ہم نے ہی اس ذکر یعنی قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ (سورۃ حجر آیت،۹)

دیگر انبیاء کو ایک یا صرف چند مضامین پر مشتمل کتابیں دی گئیں جن میں صرف تہذیبِ نفس، یا صرف معاشرت یا صرف سیاست یا وعظ و نصیحت پر مشتمل مضامین تھے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ''حامل قرآن من سبعۃ ابواب وعلیٰ سبعۃ احراف بنایا گیا۔ (مسلم، الصحیح، کتاب الصلوٰۃ المسافرین وقصرہ، باب ان القرآن علی سبعۃ احراف)

دوسرے انبیاء کو ادائے مطلب کے لیے صرف کلمات دیے گئے مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ''جوامع الکلم'' کی

حیثیت سے کلام الٰہی کی فصیح و بلیغ تعبیریں بھی عطا کی گئیں۔ جس سے اکابرین سلف کی پوری پوری کتابیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب کے چھوٹے چھوٹے جملوں میں ادا ہوگئیں اور ان میں سماگئیں۔

اعطیت جوامع الکلم. محشر میں دیگر انبیاء کرام کے محدود جھنڈے ہوں گے جن کے نیچے صرف انھی کی قومیں اور قبیلے ہوں گے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ''حامل لواء الحمد'' ہوں گے۔ یعنی آپ کو ایسا عالمگیر جھنڈا اعطا کیا جائے گا جس کے نیچے آدم اور ان کی ساری ذریّت بھی سما جائے گی۔ (مسلم، الصحیح، کتاب المساجد، باب فضل مسجد النبی والصلوٰۃ فیہ)

آدم و من دونہ تحت لوائی یوم القیامۃ ولا فخر. قیامت کے دن آدم اور ان کی ساری اولاد میرے جھنڈے کے تلے ہوگی اور اس پر فخر وغرور نہیں۔ (احمد بن حنبل، المسند (المسند بنی ہاشم) رقم ۲۵۶۰)

دوسرے انبیاء وامم سب کے سب قیامت کے دن سامع ہوں گے مگر رسول رحمت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس دن ''خطیب'' ہوں گے۔

دیگر انبیاء کو اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں نام لے کر خطاب فرمایا: مثلاً

وَ یٰاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُکَ الْجَنَّۃَ. (القرآن، الاعراف، ۱۹)

یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَ بَرَکٰتٍ. (القرآن، ہود، ۴۸)

یٰاِبْرٰهِیْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا. (القرآن، ہود، ۷۶)

قَالَ یٰمُوْسٰٓی اِنِّی اصْطَفَیْتُکَ عَلَی النَّاسِ بِرِسٰلٰتِی. (القرآن، الاعراف، ۱۴۴)

یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ. (القرآن، ص، ۲۶)

یٰزَکَرِیَّآ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمِ نِ اسْمُهٗ یَحْیٰی. (القرآن، مریم، ۷)

یٰیَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ. (القرآن، آل عمران، ۱۲)

یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَ رَافِعُکَ اِلَیَّ. (القرآن، آل عمران، ۵۵)

لیکن ختم المرسلین سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پورے کلام اللہ میں نام لے کر خطاب نہیں کیا گیا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منصبی القابات اور اسماء سے مخاطب کیا گیا مثلاً:

یٰٓاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ. (القرآن، المائدہ، ۶۷)

یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا. (القرآن، الاحزاب، ۴۵)

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ. قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلاً. (القرآن، المزمل، ۱،۲)

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّر. قُمْ فَاَنْذِرْ. (القرآن، المدثر، ۱،۲)

دیگر انبیاء کو معراج روحانی یا منامی دی گئی۔ بعض کو درمیانی آسمانوں تک دی گئی جیسے حضرت مسیح کو چرخ چہارم تک، حضرت ادریس علیہ السلام کو پنجم تک مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روحانی معراج کے ساتھ جسمانی طور پر بھی ”صاحب معراج سدرۃ المنتہیٰ“ بنایا گیا۔

و رفعت لی سدرة المنتهیٰ. (بخاری، الجامع الصحیح، کتاب بدأ الخلق، باب ذکر الملائکہ)

اور مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا۔

آدم علیہ السلام کی تحیّت کے لیے فرشتوں کو سجدہ کا حکم دیا گیا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحیّت خود اللہ تعالیٰ، ملائکہ اور مؤمنین سے ہوئی جس سے ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ”صاحب الصلوٰۃ من اللہ تعالیٰ والملئکۃ والمؤمنین“ قرار پائے۔

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوا تَسْلِيْماً. بے شک اللہ اور فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی ان پر درود وسلام بھیجا کرو۔ (القرآن، الاحزاب، ۵۶)

تمام انبیاء صالحین کے لیے جنتِ سماوی کا وعدہ ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے زمین کے ایک ٹکڑے کو بھی جنت بنا دیا گیا ہے جس سے آپ ”صاحب روضۃ من ریاض الجنۃ“ قرار پائے۔

ما بین بیتی و منبری روضة من ریاض الجنة. میری قبر اور منبر کی درمیانی جگہ جنت کے ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے۔ (بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الجمعہ، باب فضل ما بین القبر والمنبر)

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو مقام ابراہیم عطا کیا گیا جس پر کھڑے ہو کر انھوں نے بیت اللہ کی دیواریں بلند کیں مگر ختم المرسلین صلی الہ علیہ وسلم کو ”صاحب مقام محمود“ بنایا گیا جس کی بنا پر امتوں کی شفاعت ہوگی۔

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا. قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود عطا فرمائے گا۔ (القرآن، بنی اسرائیل، ۷۹)

ابراہیم علیہ السلام کو آیات کونیہ زمین پر دکھلائی گئیں مگر سیدنا رسول اللہ علیہ وسلم کو ”رئ ایٰت ربہ الکبریٰ“ کا شرف نصیب کیا گیا۔

لَقَدْ رَاٰى اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى. بلاشبہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کے دوران) اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔ (القرآن، النجم، ۱۸)

موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کا صرف ایک قبلہ تھا مگر ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو یکے بعد دیگرے ''سعید قبلتین'' کی حیثیت سے دو قبلوں کی طرف منہ کر کے عبادت خداوندی کی سعادت نصیب کی گئی۔

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْھِکَ فِی السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبْلَةً تَرْضٰھَا. ہم آپ کا بار بار (تبدیلی قبلہ کی درخواست کے ساتھ) آسمان کی طرف چہرہ اٹھانا دیکھ رہے ہیں پس آپ اپنا چہرہ قبلہ کی طرف پھیر لیجیے۔ (القرآن، البقرہ، ۱۴۴)

امت موسوی نے دعوت جہاد کے جواب میں اپنے پیغمبر کو یہ کہہ کر جواب دے دیا کہ اے موسیٰ تو اور تیرا پروردگار لڑو ہم تو یہیں بیٹھے ہوئے ہیں مگر نبی مہربان ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے کمال اطاعت کا ثبوت پیش کرتے ہوئے نہ صرف ارضِ حجاز بلکہ شرق وغرب میں دین محمدی کے علم کو سر بلند کیا اور ''اعظم درجۃ عنداللہ'' کا بلند مرتبہ حاصل کیا۔

افضلیت، جامعیت اور اکملیت کے یہی وہ زاویے ہیں جس کی وجہ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ رحمۃ للعلمین، شاہِ دنیا و دین، حاکم دینِ متیں، وجۂ قرآن مبیں، زینتِ خلدِ بریں، نزہت بستانِ دیں، صاحب تاج ونگیں، حسن سراپا، عشق مجسّم، روئے منوّر، گیسوئے پُرخم، عاشقِ اُمت، شافع عالم، صاحب قرآں، فخرِ رسولاں، رحمتِ یزداں، بادۂ عرفاں، ساقیٔ عالم، نغمۂ پیہم، شمع دو عالم، صاحب تاج ختم نبوت، صدر نشینِ بزم رسالت، آیت رحمٰن، معنی رحمت، فرش قدم افلاک کی عظمت، امن ومحبت جس کی شریعت، سب کے لیے پیغمبر رحمت، ہادی عالم، عظمت آدم، نازش حوّا، حیرت موسیٰ، غیرت عیسیٰ، نور مقدم، شافع محشر، سرور عالم، محرم یزداں، جلوۂ ایماں، حامل قرآں، زلف معطّر، فخرِ ملائک، رہبرِ دنیا، نورِ مجسّم، روحِ دو عالم، اہل نظر کے کعبۂ اعظم، ساقیٔ کوثر، مالکِ زم زم، روح منزہ، نفس مکرم، نازش ملّت، جان معیشت، نازشِ رحمت، شانِ نبوت، تابشِ فطرت، ظلّ الٰہی، پیکر ایماں، شوکتِ انساں، حسنِ دو عالم، دُرّ یتیم، بحر عنایت، قلزم شفقت، منبع عرفاں، مخزنِ حکمت، ہادیٔ صادق، رحمت خالق، مشعل ایمان، گلشنِ رضوان، مہرِ طریقت، شمع شریعت اور صاحب تاج ختم نبوت قرار پاتے ہیں۔

افضلیت کے ان تمام پہلوؤں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم آسمان نبوت کے خورشیدِ تاباں ہیں مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت نجومِ نبوت میں سے کسی نجم کی موجودگی یا اس کی اہمیت کا انکار نہیں کرتی بلکہ تمام نجوم کو رنگ اور روشنی عطا کر کے فلکِ نبوت کو عظمت اور رفعت عطا کرتی ہے۔ تمام انبیاء اور رُسل کی نبوت و رسالت پر ایمان تکمیل ایمان کی شرط بھی بناتی ہے۔

☆☆☆